تذکرۂ امیرِ اہلسنّت

قسط (6)

حُقوقُ العِباد کی احتیاطیں

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِين کی کتابِ حیات کے ہر صفحے میں ہمارے لئے رَہنمائی کے **مَدَنی پھول** ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے شام وسَحر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا پانے کی کوشش** میں گزرتے ہیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی سیرت کا تذکرہ کرنا، سننا، سنانا اور اس کی اشاعت کرنا عین سعادت اور **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللهُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی رضا پانے کا عظیم ذریعہ ہے۔ **غالباً** اسی مقدس جذبے کے تحت مؤلفین ومؤرخین نے ان بزرگوں کے **حالاتِ زندگی** قلمبند کیے ہیں مگر چند ایک مثالوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو ہم اپنے **اَکابرین** کی حیات وخدمات کو ان کی ظاہری زندگی میں محفوظ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مجدِّدِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن نے اپنے دوسرے سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی ہے ،چنانچہ آپ فرماتے ہیں: **اِس قسم** کے وقائع (یعنی واقعات) بہت تھے کہ یاد نہیں۔ اگر اسی وقت مُنضَبَط کرلیے جاتے (یعنی لکھ لیے جاتے)، محفوظ رہتے، **مگر اس کا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو احساس بھی نہ تھا۔** (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت 4 حصے صفحہ 209 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) ایک اور جگہ سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس

طرح توجہ دلائی: ”یہ تمام **وقائع** (یعنی واقعات) ایسے نہ تھے کہ ان کو میں **اپنی زبان سے کہتا**، ہمراہیوں کو توفیق ہوتی اور آتے اور جاتے اور ایامِ قیام ہر سرکار کے **واقعات** روزانہ تاریخ وار **قلم بند** کرتے تو اللہ و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بیشمار نعمتوں کی **یادگار** رہتی، **اُن سے رہ گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہوگیا۔ جو یاد آیا بیان کیا**، نیت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت 4 حصے صفحہ 225 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ان سب باتوں کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حیاتِ ظاہری ہی میں ان کی زندگی کے گوشے کتابی شکل میں محفوظ کر لئے جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے شعبہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کی طرف سے تادمِ تحریر 5 رسائل شائع ہوچکے ہیں۔

☆ **تذکرۂ امیرِ اَہلسنّت** (قسط 1)، ☆ **ابتدائی حالات** (قسط 2)، ☆ **سنّتِ نکاح** (قسط 3)، ☆ **شوقِ علمِ دین** (قسط 4)، ☆ **علم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول** (قسط 5) اور اس وقت **”تذکرۂ امیرِ اَہلسنّت“** کا رسالہ قسط 6 بنام **”حقوق العباد کی احتیاطیں“** آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قسط 7 **”امیرِ اَہلسنّت اور فنِ شعری“** کے نام

سے عنقریب پیش کیا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں قبلہ شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیہ کے زیرِ سایہ **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

شعبہ امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیہ **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**

(دعوتِ اسلامی)

۲۶ رَمَضانُ المبارک ۱۴۳۲ھ 27 اگست 2011ء

علم سیکھنے سے آتا ھے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم:

"علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

(المعجم الکبیر، ج۱۹، ص۵۱۱، الحدیث:۷۳۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام میں **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں، ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے''۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُ نا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث ''صَحِیح مُسلِم'' میں نقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار **جنابِ احمدِ مختار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے

گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو، پھر اگر اِس کے ذمّے جو **حُقُوق** تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔''

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حقیقت میں **مفلس** وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَتاً چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر **واصِلِ جہنم** کر دیا جائے گا۔

"صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

''بے شک روزِ قیامت تمہیں اہلِ حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے حتّٰی کہ بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔'' (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے **حقوق** ادا نہ کئے تو لامحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ **''مِراۃ شرحِ مشکوۃ''** میں ہے: ''جانور اگرچہ شرعی احکام کے مُکلّف نہیں ہیں **مگر حُقوقُ العِباد** جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔'' (مراۃ ج۶ ص۶۷۴)

تُوبُوْا اِلَی اللہ　　　اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کا خلاصہ ہے کہ جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین (یعنی قرض) دبا لیگا بروزِ قیامت اس کے بدلے **سات سو باجماعت نمازیں** دینی پڑ جائیں گی۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ ص۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبا لے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان و خُسران میں ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان طَبَرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے مجموعۂ حدیث، ''طَبَرانی'' میں نَقل کرتے ہیں: **سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: ''ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج۲ ص۱۴۸ حدیث ۱۹۶۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ملتقطاً)

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تلفی آخِرت کیلئے بَہُت زیادہ نقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا احمد بن حرب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّبّ فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دنیا سے مالدار رخصت ہوں گے مگر بندوں کی **حق تلفیوں** کے باعث قیامت کے دن اپنی ساری نیکیاں کھو بیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہو جائیں گے۔

(تَنبِیۃُ المُغتَرِّین ص ۵۳ دار المعرفۃ بیروت)

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **"قُوتُ الْقُلُوب"** میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈالدیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کر کے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۲۹۲) ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دل آزاریاں اور **حق تلفیاں** ہوئی ہوں گی۔ یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

میں نے تیرا کان مروڑا تھا

ہمارے اسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہ **حقوق العباد** کے حوالے سے کس قدر حساس ہوتے تھے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ **حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: **میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا** اس لئے تو مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔ (الرِّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، جزء ۳ ص ۴۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سوئی نہ لوٹانے کا نتیجہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: مجھے بھلائی عطا فرمائی مگر (فی الحال) ایک سوئی کے سبب مجھے جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے جو میں نے عاریۃً لی تھی اور اسے لوٹا نہیں سکا تھا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب البیع، باب المناھی من البیوع، ج ۱، ص ۵۰۴)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور حُقوقُ العِباد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حقوق العباد کی اہمیت ملاحظہ فرمائی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں حُقوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں حد درجہ محتاط ہیں وہاں **حُقوق العباد** کے معاملے میں بھی بے حد احتیاط برتتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: حُقوق اللہ اگر **اللّٰہ** تعالیٰ چاہے تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے گا مگر **حُقوقُ العِباد** کا معاملہ سخت تر ہے کہ جب تک وہ بندہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے، **مُعاف** نہیں کریگا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بھی مُعاف نہیں فرمائے گا اگرچہ یہ بات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں مگر اس کی مرضی یہی ہے کہ جس کا حق تلف کیا گیا ہے اس مظلوم سے **مُعافی** مانگ کر راضی کیا جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہر مسلمان کی مغفِرت فرما“

کے 25 حُروف کی نسبت سے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَدَنی احتیاطیوں پَر مشتمل ”پچیس“ ایمان افروز واقعات وحکمت بھرے ملفوظات

{1} مَدَنی حل

حیدرآباد (بابُ الاِسلام سندھ) کے (مرحوم) مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی محمد یعقوب عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ایک مرتبہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت کیلئے مرکزُ الاولیاء (لاہور) میں حاضر ہوئے۔ دورانِ ملاقات امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کچھ لکھنے کی ضَرورت پیش آئی تو مرحوم نے ان کی خدمت میں اپنا قلم پیش کیا۔ حیدرآباد واپسی پر انہیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے ایک رقعہ موصول ہوا، جس کا عکس پیشِ خدمت ہے۔

786
مدینہ
الحاج محمد یعقوب صاحب کی
خدمت میں مع السلام بمع جشنِ
ولادت مبارک معذرت کے ساتھ
عرض ہے کہ لاہور --- میں
آپ کا قلم میرے پاس رہ گیا تھا -
وہاں دوسرے قلموں کے ساتھ مل گیا
کراچی بھی ساتھ نہ لا سکا - برائے مدینہ کرم
کوئی حل ارشاد فرمائیں -
فقط آپ کی
نادم اور
شرمندہ
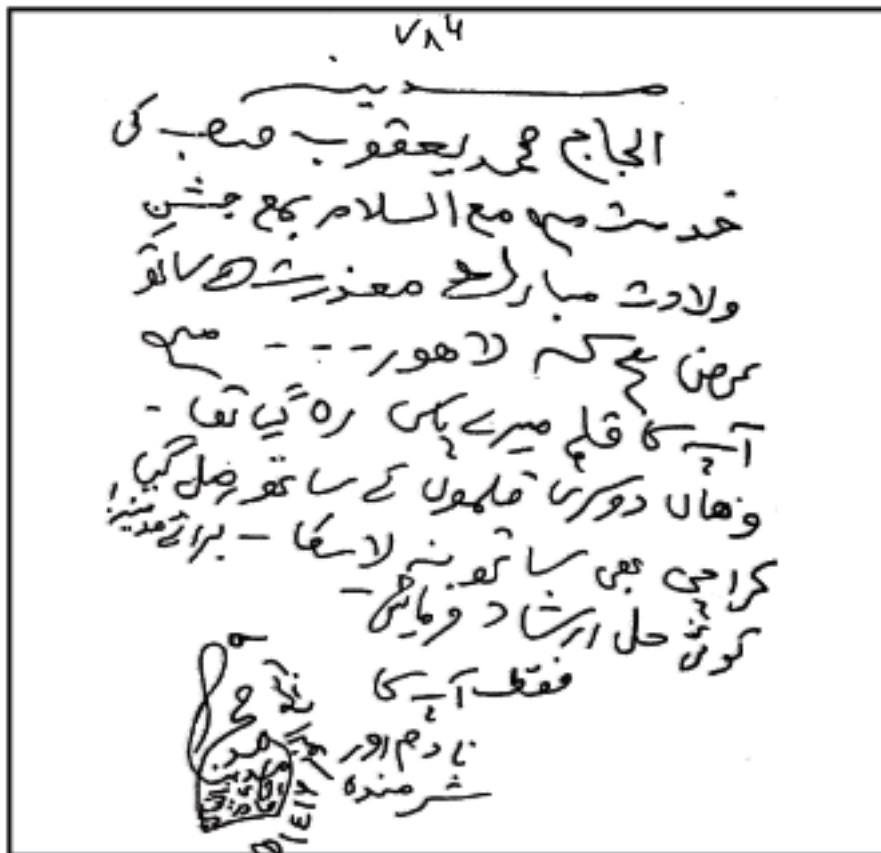
اس رقعہ کی تحریر میں حُقوق العِباد کی احتیاط کی خوشبو کے ساتھ **سُوال** سے بچنے کی مہک واضح محسوس کی جاسکتی ہے۔کوئی اور ہوتا تو شاید یہ لکھتا کہ آپ چاہیں تو مُعاف فرمادیں مگر آپ نے **''کوئی حل ارشاد فرمائیں''** لکھا، تاکہ سُوال کرنے سے بچت رہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{2} دَرِی کا دَھاگہ

مذکورہ پین سے متعلق پرچی بھیجنے کا واقعہ ایک موقع پر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے سابق نگران (مرحوم) **حاجی محمد مشتاق عطاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو سنایا گیا تو آپ نے بھی ایک رقعہ دکھایا جس میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کچھ اس طرح تحریر فرمایا تھا:

''بعدِ سلام عرض ہے کہ آپ کے عِلاقے میں **''گیارہویں شریف''** کی مَحفل تھی۔میں جہاں بیٹھا تھا، اس دری کا مجھ سے ایک دھاگہ ٹوٹ گیا تھا۔یہ **حُقوق العِباد** کا معاملہ ہے۔جس ڈیکوریشن والے کی دریاں ہیں اس سے میری طرف سے جاکر مُعافی مانگ لیں، اگر وہ مُعاف نہ کرے تو میں خود مُعافی کیلئے حاضر ہوجاؤنگا۔مہربانی فرماکر مجھے جلد اسکی اطلاع کریں۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{3} پینٹر سے معذرت

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلے پہل کراچی کی ایک مسجد میں امامت فرماتے تھے۔آپ کو مسجد کے حجرے کے لئے اپنے نام کی پلیٹ لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے تحریری طور پر اپنا نام **''محمد الیاس قادِری رَضَوی''** پینٹر کے حوالے کیا اور اُجرت بھی طے کرلی۔ جب آپ وہ پلیٹ واپس لینے گئے تو پینٹر کے ملازم سے کہا کہ قادِری رَضَوی کے ساتھ **''ضیائی''** کا لفظ بھی بڑھا دے (تاکہ پیرو مرشد سیدنا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کی طرف نسبت کا بھی اظہار ہوجائے)۔

اس ملازم نے یہ لفظ بڑھا دیا اور آپ پہلے سے طے شدہ اجرت ادا کر کے واپس لوٹ آئے۔ پھر اچانک خیال آیا کہ مجھ سے تو حق تلفی ہوگئی ہے یعنی اجرت طے کرنے کے بعد لفظ **''ضیائی''** اور وہ بھی پینٹر کی اجازت کے بغیر اس کے ملازم سے لکھوایا ہے جبکہ ظاہر ہے کہ اجرت طے کر لینے کے بعد کسی لفظ کے اضافے کا حق حاصل نہ تھا، پھر اس اضافے میں رنگ بھی استعمال ہوا اور اس ملازم کا وقت بھی صرف ہوا۔ یہ سوچ کر آپ پریشان ہوگئے اور دوبارہ پینٹر کے پاس پہنچ کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ **''برائے مہربانی! آپ مزید پیسے لے لیں یا لفظ کا اضافہ مُعاف فرمادیں۔''** آپ کا یہ انداز دیکھ کر پینٹر ہکا بکّا رہ گیا اور اس نے معافی کے ساتھ ساتھ آپ سے گہری عقیدت کا اظہار کیا اور یہ دعا مانگی کہ، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی آپ جیسا کردے۔''

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{4} پولیس والے کی تلاش

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه ایک رات سَحَری کے وقت کہیں سے گھر واپس آرہے تھے کہ آپ کے قافِلے میں شامل گاڑیوں کو ایک ناکے پر پولیس والوں نے روک لیا اور **تلاشی** لینے پر اصرار کیا۔ اُن سے درخواست کی گئی کہ سَحَری کا وقت ختم ہونے ہی والا ہے اس لئے آپ بغیر **تلاشی** کے جانے دیجئے، لیکن انہوں نے اس کی اجازت دینے سے انکار کردیا بلکہ وہ اور شک میں پڑ گئے کہ یہ مہینہ رَمَضان کا تو نہیں ہے، لہٰذا انہوں نے کافی دیر چیکنگ وغیرہ کی جس کی وجہ سے سَحَری کا وقت ختم ہوگیا۔

تلاشی لے چکنے کے بعد ایک پولیس والے نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا: ''کیا کریں جی! یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔'' آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے، ''کاش! آپ اپنا فرض سمجھتے!'' جب قافلہ گھر پہنچا تو کچھ ہی دیر بعد اسلامی بھائیوں کو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی تلاش ہوئی کیونکہ آپ کہیں دکھائی نہ دے رہے تھے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ باہر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ، ''**میں** نے اس پولیس والے سے یہ کہہ ڈالا تھا کہ ''**کاش! آپ اپنا فرض سمجھتے**'' ہوسکتا ہے کہ اس کی دل آزاری ہوگئی ہو کہ اس نے تو اپنی ڈیوٹی انجام دی تھی، **اس لئے میں اس کو راضی کرنے کی خاطر نکلا تھا۔**''

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{5} مُبَلِّغ کی اصلاح

ایک مُبَلِّغ اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کا ابتدائی دور تھا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران چائے پینے کیلئے ایک ہوٹل میں جانا پڑا تو میں نے سامنے رکھے ہوئے نمک کو چکھ لیا۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فوراً فرمایا، "یہ آپ نے کیا کیا؟ عُرف میں یہ نمک کھانا کھانے والوں کیلئے رکھتے ہیں۔" پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کاؤنٹر پر مُبَلِّغ کو ساتھ لے جا کر ہوٹل کے مالک سے کہا: "**آپ نے نمک غالباً کھانا کھانے والوں کیلئے رکھا ہوگا مگر اس اسلامی بھائی نے اسے چکھ لیا ہے جبکہ ہمیں صرف چائے پینی تھی، لہٰذا! اِن کو مُعاف فرمادیں۔**" ہوٹل کا مالک یہ سن کر حیرت زدہ ہوگیا کہ اس دور میں کون اتنی احتیاط کرتا ہے؟ پھر اس نے کہا: "حضور! کوئی بات نہیں۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{6} قِطار میں احتیاط

شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۴۰۰ھ میں حَرَمین طَیِّبَین کی زیارت کا ارادہ کیا اور اپنا پاسپورٹ ویزا کے لئے جمع کروادیا۔ ویزا لگ جانے پر جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنا پاسپورٹ لینے کے لئے متعلقہ ایمبیسی پہنچے تو وِیزا

لینے والوں کی ایک طویل **قِطار** لگی ہوئی تھی۔ **آپ** قطار ہی میں کھڑے ہوگئے۔ کسی شناسا **ٹریول ایجنٹ (TRAVEL AGENT)** کی نظر آپ پر پڑی کہ اتنے اعلیٰ مرتبے کے حامل ہونے کے باوُجود انکساری کرتے ہوئے **قِطار** میں کھڑے ہوئے ہیں تو اس نے بعدِ سلام عرض کیا، ''حضور! **قِطار** بہت طویل ہے، آپ کو کئی گھنٹوں تک دھوپ میں انتظار کرنا پڑے گا، آیئے میں آپ کو (اپنے تعلقات کی بنا پر) کھڑکی کے قریب پہنچا دیتا ہوں۔'' (کوئی اور ہوتا تو شاید اس کے دل کی کلی کھل جاتی کہ کڑی دھوپ سے نَجات ملنے کے ساتھ ساتھ آسانی سے مسئلہ حل ہوگا) **مگر آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے بڑی نرمی سے منع فرما دیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ اس کی پیش کش قبول فرما کر آگے تشریف لے جاتے تو پہلے سے **قِطار** میں کھڑے ہونے والوں کی حق تلفی ہوجاتی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{7} آنجا نا برتن

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ (۷ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ -- 31 اکتوبر 2006) بروز منگل باب المدینہ (کراچی) میں سحری کے وقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے دسترخوان پر پلاسٹک کے برتن کو دیکھ کر دریافت فرمایا، **یہ کس کا ہے؟** خادم اسلامی بھائی نے عرض کی، حضور یہ اپنی ہی

ملکیت ہے۔آپ نے موجود اسلامی بھائیوں کو ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہ ''میرے لئے یہ برتن انجانا تھا اس لئے مجھے **تشویش** ہوئی کہ کہیں بے احتیاطی میں کسی کے گھر سے ضرورتاً بھیجا گیا برتن ہمارے استعمال میں تو نہیں آ رہا۔ کیونکہ کسی کے یہاں سے نیاز وغیرہ پہنچانے کی ترکیب میں برتن آجاتے ہیں **مگر شرعاً ان کو ذاتی استعمال میں لانا منع ہے**۔اس لئے میں نے معلوم کر کے تشفی کر لی''۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدْقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{8} انوکھا بیان

پاکستان ایئر فورس کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ غالباً 1982ء کی بات ہے، میرا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کا ابتدائی دور تھا اور تنظیمی ترکیب سے ناواقف تھا۔ میری ڈرگ کالونی کی ایک مسجد کے امام صاحب سے شناسائی تھی۔ ایک روز باہمی مشورے سے خود ہی طے کر کے بغیر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اطلاع کئے نمازِ فجر میں اعلان کر دیا کہ آج بعد نمازِ مغرب ہماری مسجد میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان ہوگا۔ پھر نمازِ ظہر کے بعد ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بیان کی اطلاع دینے نور مسجد پہنچے تو آپ موجود نہ تھے۔ ہم ایک رقعہ کسی کو یہ کہہ کر دے آئے کہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دے دینا، اس میں یہ تحریر تھا کہ ہم نے آج

بعدِ نمازِ مغرب آپ کا بیان اپنی مسجد میں رکھا ہے اور اسکا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کو لینے حاضر ہوئے تھے مگر آپ موجود نہیں تھے لہٰذا یہ رقعہ دے کر جا رہے ہیں، آپ مغرب میں ضرور تشریف لائیے گا۔ نمازِ مغرب میں لوگ کافی جمع ہو چکے تھے۔ کچھ دیر بعد **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ قافلے سمیت تشریف لے آئے اور بیان فرمایا، ہم جب ملاقات کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ بیان کیلئے رقعہ ہم لے کر حاضر ہوئے تھے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسکرا کر اپنی ڈائری نکال کر دکھائی کہ میں نے پورے ماہ کے بیان کی تاریخیں دے رکھی ہیں۔ ابھی بھی میرا بیان کسی اور مسجد میں تھا، مگر میں نے رقعہ پڑھ کر اندازہ لگایا کہ یہ کوئی نئے اسلامی بھائی ہیں۔ یہ سوچ کر کہ ان کا دل نہ ٹوٹ جائے حاضر ہو گیا اور دوسری مسجد میں چونکہ ذمہ داران نے بیان رکھا تھا، وہاں کسی اور مبلغ کی ترکیب بنا دی۔ سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائیے آپ کی عاجزی اور انفرادی کوشش کے انداز پر۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کی **نگاہِ ولایت** اس شخص کے روشن مستقبل کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر انوکھے انداز سے بیان کیلئے پہنچا تھا، اس اسلامی بھائی کے صاحبزادے جامعۃ المدینہ سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ دارالافتاء میں اپنے فرائض انجام دیتے رہے اور تادمِ تحریر دونوں خوش نصیب باپ بیٹے **پاکستان انتظامی کابینہ** کے رکن کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی بَرَکتوں سے مستفیض ہو کر دوسروں کو بھی مستفیض کر رہے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{9} ہزاروں کے مجمع میں معافی

ضلع مظفر گڑھ (پنجاب) کے قصبہ گجرات کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: غالباً 1988 میں پتا چلا کہ قبلہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ''کوٹ اَدُّو'' بیان کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارے چچا نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں عرض کی: حضور! ملتان سے ''کوٹ اَدُّو'' جاتے ہوئے راستے میں ہمارا قصبہ آتا ہے، اگر کرم فرما دیں اور ہمارے گھر کی دعوت قبول فرمالیں تو مہربانی ہوگی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے شفقت فرماتے ہوئے ہاں کردی اور یوں ہمارے قصبہ میں آنے کا طے ہوگیا۔ سارے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور قصبے میں ہر طرف یہ دھوم مچ گئی کہ زمانے کے ولی تشریف لا رہے ہیں۔ گھر کے افراد نے خوشی میں نئے کپڑے پہنے، گھر کو صاف کرنے اور سجانے کا اہتمام کیا گیا اور میدان میں پانی کا چھڑکاؤ کروایا گیا۔ انتظار ہوتا رہا مگر آپ تشریف نہ لاسکے۔ سب کو تشویش ہوئی کہ '' اللہ خیر کرے''، وقت گزرنے کے بعد والد اور چچا اجتماع میں شرکت کیلئے ''کوٹ اَدُّو'' روانہ ہوگئے۔

اجتماع کثیر تھا، جب امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ منچ پر تشریف لائے اور آپ کی نظر میرے چچا پر پڑی تو آپ نے ہزاروں لوگوں کے سامنے چچا کے آگے ہاتھ جوڑ لئے اور فرمایا **مجھے معاف فرمادیں** میں آپ کے گھر حاضر نہ ہوسکا، آپ کی دل آزاری ہوئی ہوگی۔ عاجزی کا یہ انداز دیکھ کر چچا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، بعد میں معلوم ہوا کہ ڈرائیور کی غلطی سے ''کوٹ اَدُّو'' کیلئے وہ راستہ اختیار کیا گیا جس راستے میں ہمارا قصبہ نہیں پڑتا تھا اور

یوں سب دوسرے راستے سے ''کوٹ اڈو'' جا پہنچے۔اب وقت اتنا ہو چکا تھا کہ واپسی ممکن نہ تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحمَّد

{10} میں عطاری کیوں بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری لیاقت نیشنل ہسپتال (کراچی) میں ڈیوٹی ہے۔ایک بار کوئی عالم صاحب تشریف لائے اور میں نے ان کے سامنے اپنی ''**عطاری نسبت**'' کا اظہار کیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ ''**الیاس قادری صاحب**'' کے مرید ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اور میرے مرید ہونے کا معاملہ بھی انوکھا ہے۔ ہوا یوں کہ ایک روز قبلہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کسی مریض کی عیادت کیلئے ہمارے یہاں تشریف لائے۔ مجھے شخصیات سے آٹوگراف لینے کا جنون کی حد تک شوق تھا جس کے لئے میں نے ہسپتال کا ایک رجسٹر مختص کیا ہوا تھا۔ میں نے واپسی کے وقت وہ رجسٹر کھول کر **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سامنے کر دیا کہ آٹوگراف سے نواز دیں۔آپ نے رجسٹر بند کرنے کے بعد اپنی جیب سے مَدَنی پیڈ نکالا اور اس پر جو کچھ تحریر فرمایا اسکا مفہوم یہ ہے کہ یہ رجسٹر ہسپتال کے کاموں کیلئے مخصوص ہے، آپ کو آٹوگراف لینے کے لئے نہیں دیا گیا۔ ساتھ میں کچھ دعائیں تحریر فرما کر رقعہ مجھے عطا فرما دیا۔ میں اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً آپ کے ذریعے مرید ہو کر ''**عطاری**'' بن گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحمَّد

{11} ٹرک کی بجری

نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ چند اسلامی بھائی کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔خوش قسمتی سے میں بھی ساتھ تھا۔ایک گلی سے گزرتے ہوئے آگے **بجری** پڑی ہوئی نظر آئی۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا کہ اگر ہم یہاں سے گزریں گے تو خدشہ ہے کہ **بجری** کا کچھ حصہ پھیل کر ضائع ہو جائے گا لہٰذا مناسب یہ ہے کہ ہم دوسری جگہ سے نکل جائیں،چنانچہ دوسری گلی کا راستہ اختیار کیا گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{12} اجمیری گائیں

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مجھے (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ ہند کے سفر کی سعادت ملی۔ **سلطان الہند** خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کیلئے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی امارت میں جو قافلہ روانہ ہوا میں بھی خوش قسمتی سے اس میں شامل تھا۔رات کم و بیش 3:00 بجے **اجمیر شریف** کے اسٹیشن پر اتر کر مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے پیدل روانہ ہوئے۔**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ برہنہ پا تھے،یہ دیکھ کر تقریباً شرکاء نے بھی

ادباً اپنے پاؤں سے چپل اتار دیئے۔ چلتے چلتے جب ایک گلی میں داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ **"چندگائیں"** بیٹھی ہوئیں ہیں۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قافلے کو آگے بڑھنے سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اس گلی سے گزرنے سے **"گائیں"** تشویش میں مبتلا ہونگی ،ان کے کھڑے ہوئے کان اس بات کی نشاندہی کررہے ہیں۔آخر کار مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے دوسری گلی میں داخل ہوگئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود حُقوق العباد سے متعلق خاص احتیاط فرماتے ہیں بلکہ متعلقین کو بھی توجہ دلاتے ہوئے ترغیب کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں۔اس ضِمن میں آپ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

{13} صدائے مدینہ کے وقت احتیاط

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اذانِ فَجر کے بعد بغیر میگا فون دو دو اسلامی بھائی **صدائے مدینہ** لگائیں۔(مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے صدا لگا کر اُٹھانے کو دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں صدائے مدینہ کہا جاتا ہے)۔**آپ** فرماتے ہیں: مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی **زوردار** آوازیں نہ ہوں کہ مریضوں ، بچوں اور جو اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں ،**ان کو تشویش ہو**۔درس و بیان

کرنے نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی ایذا رسانی سے بچنا **شرعاً واجب** ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہو رہے ہوں مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں معاذ اللہ عزوجل **گناہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔**

اللہ عزوجل کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{14} دَرد بھری التجاء

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ "**نعت خوانی کے 12 مَدَنی پھول**" کے آخر میں حُقوق العباد سے متعلق اَہم معاملات پر توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: بہتر یہی ہے کہ محلّے میں بغیر **اسپیکر کے نعت خوانی** کریں، اپنے ذوق وشوق کی خاطر اَہلِ محلہ کو **ایذاء** نہ دیں۔ بعض **بچّوں** کی نیند کچّی ہوتی ہے ان سے **معمولی** سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، نیز گھروں میں ایسے **مریض** بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ **طَلَبا** کو صبح تعلیم گاہوں، اور دیگر افراد کو کام دھندوں پر جانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر محلّے کے اندر "**ساؤنڈ سِسٹم**" پر زور وشور سے مَحفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی **سخت دل آزاری کا امکان رہتا ہے۔** اکثر مُرَوَّت میں یا اجتماع کروانے والے کے دبدبے کے باعث **سہم کر چپ** ہو رہتے ہیں۔

اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر احتجاج کرنے والوں کیلئے ایسی مثال دینا قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ''شادیوں میں بھی لوگ **فلمی گیت** زور و شور سے چلاتے ہیں، ان کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **ثناء خوانی** کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔'' **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ کُھلا بُہتان ہے۔ کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز **آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی ثناء خوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی**۔ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ جس **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اس میں صرف **''مزا''** لینے کیلئے **ساؤنڈ سسٹم** لگا رکھا ہے اگر اس وجہ سے پڑوسی اذیت پا رہے ہیں تو یقیناً **پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوش نہیں۔ دو چار محلّہ داروں سے اجازت لے لینا قطعاً ناکافی ہے۔ دودھ پیتے **بچوں**، ان کی **ماؤں** اور دردِ سر سے **تڑپتے**، بخار میں **تپتے** اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے **مریضوں** سے کون اجازت لائے گا؟ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ فلمی گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کر کے پڑے رہتے ہیں۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں، ''غالباً دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے، میرا **پڑوسی** بہُت زور سے گانے بجاتا تھا۔ مجھے اس سے بے حد **تکلیف** ہوتی تھی حتّٰی کہ **ایک بار تو میں رو پڑا تھا**۔ اُس کو سمجھاتا تھا مگر میری بے بسی پر اُس کو رَحم نہ آتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بے چارے کو **مُعاف** فرمائے اور اس کی بخشش کرے۔'' اب ہر دُکھیارا دعائیں دے یہ بھی ضروری نہیں بلکہ کسی کے یہاں

شادی کے موقع پر ہونے والے اجتماعِ ذکر ونعت میں ساؤنڈ سسٹم کی گھن گرج سے اگر کسی بوڑھی مریضہ کو ایذاء پہنچے تو ہوسکتا ہے وہ بددعا دے اور یوں **معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ شادی خانہ بربادی** ہوجائے! بہر حال یہ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ حُقوق العباد کا معاملہ حُقوق اللہ سے **سخت تر** ہے۔ عبادات میں بھی حُقوق العباد کا خیال رکھنا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر سونے والے کو ایذاء ہوتی ہو تو **بلند آواز سے تِلاوت کی بھی شرعاً اجازت نہیں**۔ اسی طرح اگر مریضوں اور سونے والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو **اسپیکر بلکہ یوں ہی بلند آواز سے بھی نعت شریف نہیں پڑھ سکتے** اور ایسے موقع پر ایکو ساؤنڈ اور بھی سخت سخت تکلیف دہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمانوں کو ہٹ دھرمی اور بے جاضِد سے مَحفوظ و مامون فرمائے۔

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو ۔۔۔ پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{15} مُشکل کا حَل

میر پور خاص (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ''آپ کے شہر کے ایک اسلامی بھائی ملاقات کی قطار کے بیچ میں داخل ہوگئے۔ ان کے قریب آنے پر میں نے ان سے ملاقات نہیں کی کیونکہ اس سے ان کی حق تلفی ہوجاتی جو پہلے سے قِطار میں

موجود تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کا دل دُکھا ہے، ہوسکتا ہے وہ ناراض بھی ہو گئے ہوں، انہیں ڈھونڈیئے تاکہ **میں ان سے مُعافی مانگوں۔**"

اس اسلامی بھائی نے عرض کی: "حضور! ابھی شاید وہ مشکل ہی ملیں۔" **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: "کسی طرح بھی انہیں تلاش کریں۔" چنانچہ وہ اسلامی بھائی کافی تلاش کے بعد مایوس لوٹے۔ **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا، "آپ جب گھر واپس جائیں تو انہیں تلاش کر کے فون پر یا تَحریراً اگر مجھے مُعافی ملنے کا "**بِشارت نامہ**" دلا دیں تو مجھ پر احسان ہوگا"۔

کچھ عرصے بعد مذکورہ اسلامی بھائی مل گئے۔ جب انہیں ساری بات بتائی گئی تو وہ رو پڑے کہ **میں اور امیرِ اَہلسنّت سے ناراض**؟ پھر کہنے لگے کہ مجھ میں اتنی جُراَت کہاں کہ میں اس طرح (معافی نامہ) لکھ کر دوں۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ لکھا اور خوشبو لگا کر اُس مُبَلِّغ کو اپنا مکتوب **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دے دیا۔ جب اس مُبَلِّغ نے شَیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بتایا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ اسلامی بھائی مل گئے تو آپ نے مُبَلِّغ کو سینے سے لگا لیا اور بہُت خوش ہوئے۔ پھر پوچھا: "کیا انہوں نے مجھے مُعاف کر دیا؟" مبلغ نے اس اسلامی بھائی کی تحریر پیش کی تو آپ نے اسے پڑھا اور چوما پھر فرمایا: "**آپ نے میری بہُت بڑی مشکل حل کر دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہو گیا، اس کی وجہ سے میں شدید ذہنی اذیت میں مبتلا تھا۔**"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{16} کمال درجہ احتیاط

دورۂ حدیث کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضَویہ شریف کی ایک جلد چند دن امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضَویہ شریف کی جلد مع رُقعہ جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعہ پڑھ کر ششدر رہ گئے اور جذباتِ تاثر سے پلکیں بھیگ گئیں۔ اس رقعہ میں کچھ یوں تحریر تھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے میرے میٹھے مَدَنی بیٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زِیْدَ مَجْدُہٗ کی خدمت میں شکریہ بھرا اسلام۔

آپ کی فتاویٰ رَضَویہ ج۔۔سے مطلوبہ عبارات کے علاوہ بھی اِستِفادہ کیا، خاص خاص کلمات وفقرات کو خط کشیدہ کرنے (یعنی الفاظ کے نیچے لکیر کھینچنے) کی عادت ہے مگر مجاز نہ ہونے کے باعث (یعنی اجازت نہ لینے کی وجہ سے) مُجتَنِب رہا (یعنی بچتا رہا) مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصد ندامت معذرت خواہ ہوں، امّید ہے معافی کی خیرات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ علاوہ ازیں بھی جو حقوق تلف ہوئے ہوں معاف فرما دیجئے۔ دَین ہو تو وصول کر لیجئے۔ (رقعہ کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سگِ مدینہ
محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی
جانب سے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے محمد
رشید مجددی عطاری ۔ [illegible] کی خدمت
میں ۔ شکریہ جزاک اللہ ، آپ کی فتاویٰ رضویہ
ج [illegible] سے مطالعہ بہ عبارات کے علاوہ کئی
خاص خاص کلمات و [illegible]
استفادہ کیا ،
کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مجاز نہ
ہونے کے باعث مجتنب رہا مگر
بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی
جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا ، بعد
ندامت معذرت خواہ ہوں ، [illegible]
کی خیر آپ سے بکرم [illegible] فرمائیں گے ۔ کاغذ [illegible]
ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے ۔
علاوہ ازیں بھی جو حقوق تلف ہوئے ہوں
معاف فرما دیجئے ۔ [illegible] ہو تو وصول کر لیجئے ۔

اللہ عزوجل کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{17} خادمین سے مُعافی

١٤ شعبان المعظم ١٤٢٤ھ آپ نے متعلقہ حارِسین، خادِمین، اور جُملہ اسلامی بھائیوں کو رُقعہ عنایت فرمایا جس میں انتہائی عاجزی کے ساتھ مُعافی طلب کی گئی تھی۔ (رقعہ کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

جن جن کو ممکن ہو پڑھادیں:
تمام حارسین، خادمین، کتاب گھر والے
و جملہ اسلامی بھائیوں کی خدمات میں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آہ! گناھوں سے بھرپور نامۂ اعمال کی آبدیلی
میری زبان یا ہاتھ یا جسم کے کسی بھی
عضو سے جس کسی کو جو بھی ایذا پہنچی
ہو برائے خاکِ مدینہ معاف فرمادیں
ہر ہر وہ معاملہ جس سے آپ کی دل آزاری
یا حق تلفی ہوئی ہو اُس سے معافی کا
بھکاری بن کر تحریراً حاضرِ خدمت ہوں
میری جھولی میں معافی کی بھیک ڈال کر
اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بھی میری مغفرت کی
سفارش فرما دیجئے۔ میں نے اپنے
حقوق ہر مسلمان کو پیشگی معاف کر رکھے ہیں۔
١٤٢٤

اللہ عزوجل کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{18} 5 روپے واجب الادا

حیدرآباد باب الاسلام (سندھ) کے ایک مبلغ نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک مکتوب کے متعلق بتایا جو **(15.03.79)** کو کاروباری سلسلے میں بھیجا گیا تھا۔اس مکتوب میں بھی آپ نے **حقوق العباد** سے متعلق احتیاط اور نیکی کی دعوت کو پیش نظر رکھا ہے۔غالباً مال کی ادائیگی سے متعلق رقم طے ہونے کے بعد سواری **5** روپے کم اجرت میں مل گئی تھی اسلئے مکتوب میں بعدِ سلام کچھ اسطرح تحریر تھا:

5 روپے واجب الادا ہیں، مال اچھی طرح دیکھ لیں، گنتی بھی ہو سکے تو ضرور کرلیں، کمی بیشی یا نقص ہو تو بھی ضرور لکھیں، آخر میں پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی۔

اس تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ابتداء ہی سے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو اپنا مقصدِ حیات بنالیا تھا **جس** کی برکتیں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی صورت میں ظاہر ہوئیں اور یہ مدنی تحریک دنیا بھر میں **مدنی انعامات** کی خوشبوؤں سے معطر معطر **مدنی قافلوں** کے ذریعے قرآن وسنت کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ (اس مکتوب کے کچھ حصہ کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)

۷۸۶

مع السلام عرض ہے صرف پانچ روپیے اس کی اجرت آپکے
ذمہ لازم و واجب الادا ہے۔ آپ مال کو دیکھ لیں گنتی جو
ہو سکے تو ضرور کر لیں کمی بیشی ہو تو ضرور لکھ دو اس کے علاوہ
کوئی نقص وغیرہ ہو تو بھی لکھ دیں۔
تنبیہ: نماز کی پابندی ہر حال میں ہوتی رہے۔
فقط سگِ غوث و رضا
احقر محمد الیاس قادری غفر لہ
[illegible]
۲۶ [illegible] ۱۴۲۰

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{19} اَمانت

۱۴۲۰ھ میں ہند کے مَدَنی قافلے سے واپسی پر کسی نے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لئے مدینۃ الاولیاء (احمد آباد شریف) سے سِوَیوں کا بنڈل تحفۃً بھیجا جو آپ کی خدمت میں پیش کردیا گیا اور آپ نے حسبِ عادت اسلامی بھائیوں میں تقسیم فرمانا شروع کردیا۔ مگر بعد میں یہ **غلط فہمی** پیدا ہوگئی کہ یہ سویاں کسی اور کی "**امانت**" تھیں، حالانکہ حقیقۃً سویاں آپ ہی کو تحفے میں آئیں تھیں۔ اس سلسلے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تشویش کے ازالے کے لئے ایک تحریر احتیاطاً حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) روانہ کی۔ (اس تحریر کا عکس اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے)

قفلِ مدینہ ۷۸۶ حاجی محمد ۔ ۔ ۔ رضائی عطار

کی خدمت میں مع السلام عرض ہے،
بہت بڑا بنڈل احمد آباد کی ٹوپیوں
کا ملا۔ ہم نے تصرف شروع کردیا
بعد میں پتا چلا یہ امانت تھی۔
ہم نے باقیماندہ ٹوپیاں محفوظ کرلی
ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد اطلاع
فرمائیں کہ یہ کس کی امانت
ہے؟ جو تحفے وغیرہ میں دے دی
گئیں ان کا کیا کریں؟
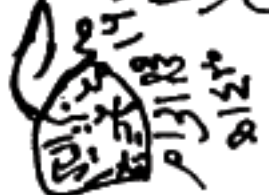
اس رقعہ میں سُوال سے بچنے کا کیسا محتاط انداز ہے "جو تحفے وغیرہ میں دے دی گئیں ان کا کیا کریں" پھر آپ اس مسئلے کے حل کیلئے کس قدر بے چین ہیں کہ پیچھے لکھا، "آج ہی پہنچادیں یا فون پر پڑھ کر سُنا دیں"۔

اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدْقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{20} بڑی رات پر مُعافی

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک مرتبہ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میری کسی کوتاہی پر مجھے تنبیہ فرمائی۔ میں تو خوشی سے پھولے نہیں سمار ہا تھا کہ آپ نے مجھے میرا نام لے کر مخاطب فرمایا اور اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے نوازا، مگر کچھ دیر بعد **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مجھے ایک رقعہ عطا فرمایا۔ (اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمایئے)

الحاج حافظ ـ ـ ـ کی خدمت
میں ندامت بھرا سلام
آپ کو ڈانٹ دیا اس
پر سخت شرمندہ ہوں
آج بڑی رات آرہی ہے ۔
رنجیدہ نہ ہو اور مجھے
معاف معاف اور معاف
فرما دیں ۔ سگِ مدینہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدْقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{21} شبِ معراج میں مُعافی

ایک مُبَلِّغ جنہیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت پانے کی سعادت ملتی رہتی ہے اور اس کی بَرَکت سے انہیں وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کے مہکتے پھولوں کے ساتھ ساتھ اصلاح کے مَدَنی موتی بھی نصیب ہو جاتے ہیں۔ یادگارِ شبِ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ۲۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۴ھ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عاجزی سے بھرپور ایک رقعہ موصول ہوا۔ (اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سگِ مدینہ
محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ
کی جانب سے میری آنکھوں کے تارے
حاجی محمد --- رضا عطاری کی خدمت
میں گنبدِ خضرا کو چومتا ہوا جھومتا ہوا
سلام، آج یادگارِ شبِ معراج کی
قبولیت کی رات ہے، مجھے اس بات کا احساس
ہے کہ میں آپ کو خوش رکھنے میں ناکام
ہو جاتا ہوں، ڈانٹ بھی دیتا ہوں
آپ کا دل دکھ بھی جاتا ہوگا، برائے کرم! مجھے
تمام حقوق جن کو میں نے
تلف کیا ہو معاف فرما دیں
دعائے مغفرت و حفظِ زبان کی دعا فرما دیں

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدْقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{22} اپنے سے چھوٹوں سے مُعافی

قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ وَقۡتاً فَوۡقۡتاً اپنے **مُتَعَلِّقِین** کی کوتاہیوں پر مَحبت و شفقت کیساتھ انھیں اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں جس پر **مُتَعَلِّقِین** تو اپنی قسمت پر نازاں ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی اعلیٰ صحبت عطا فرمائی مگر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ پھر بھی اکثر عاجزی فرماتے ہوئے احتیاطاً **مُتَعَلِّقِین** سے مُعافی بھی مانگ لیتے ہیں۔ایک روز چند **مُتَعَلِّقِین** کے بقول انہوں نے اپنی بے احتیاطیوں اور کوتاہیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی بارگاہ میں مُعافی کی تحریری درخواست پیش کی، جس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی طرف سے انہیں ایک رُقعہ موصول ہوا۔(جس کا عکس ملاحظہ فرمائیں)۔

میرے رُفقاء اسلامی بھائیوں کی خدمت میں
غمِ مدینہ میں ڈوبا ہوا سلام، ــ ــ ــ ــ ــ
وقتاً فوقتاً آپ کو ڈانٹ
ڈپٹ کر دیتا، دل دُکھا بیٹھتا ہوں،
پھر افسوس بھی ہوتا ہے مگر تیر کمان
سے نکل چکا ہوتا ہے، میں ہاتھ جوڑ کر
آپ سب سے معافی کا طلبگار ہوں۔ شبِ معراج
کا صدقہ مجھے معاف کر دیجئے۔ میری مغفرت
سلامتیٔ ایمان حقیقی [illegible] مدینہ کی
دعا فرماتے رہئے۔ والسلام مع الاکرام
سگِ مدینہ عُفی عنہ
۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{23} خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں بعد نمازِ فجر، **امیرِ اہلسنت** نے کسی معاملے میں نماز پڑھانے والے اسلامی بھائی کی اصلاح فرمائی۔ وہ اسلامی بھائی انتہائی مسرور تھے کہ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازا، مگر **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خوفِ خدا مرحبا کہ آپ نے بعدِ ظہر اس اسلامی بھائی کو ایک رقعہ عنایت فرمایا جس کا عکس ملاحظہ فرمائیے:
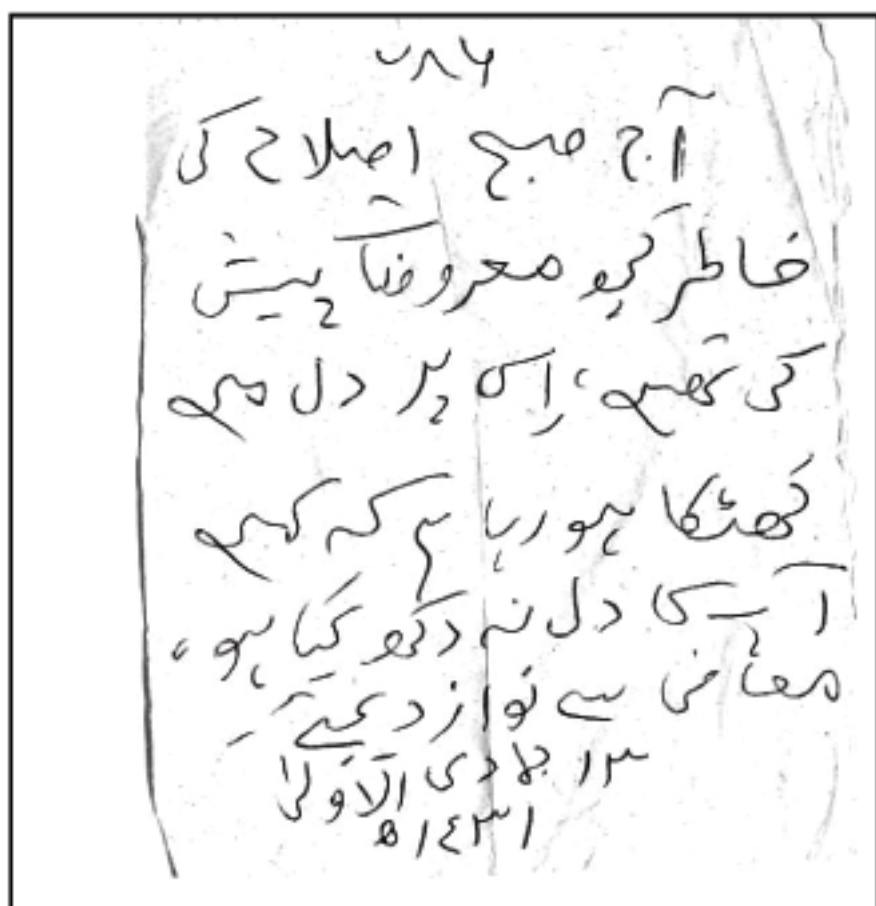
۷۸۶
آج صبح اصلاح کی
خاطر کچھ معروضات پیش
کی تھیں، اس پر دل میں
کھٹکا ہو رہا ہے کہ کہیں
آپ کی دل نہ دکھا ہو،
معافی سے نواز دیجئے
۱۳ جمادی الاولیٰ
۱۴۳۱ھ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{24} درجہ مُعَلِّم سے معافی

ایک رکنِ شوریٰ کے حلفیہ بیان کالبِ لباب ہے کہ **25 شعبانُ المُعَظَّم 1432ھ (28-07-2011)** بروز جمعرات بعد نمازِ عصر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تربیتی کورس کے شرکاء سے ملاقات فرمارہے تھے، دورانِ ملاقات **معلّم** دَرَجہ (یعنی تربیتی کورس کا دَرَجہ سنبھالنے والے) اسلامی بھائی کا موٹاپا دیکھ کر انہیں وزن کم کرنے سے **متعلق مدنی پھول** عطا فرمائے۔ رکن شوریٰ کا کہنا ہے کہ بعد نمازِ عشاء بارگاہِ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں حاضری کی سعادت ملی تو آپ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں ہر مسلمان کے لئے ترغیب ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: آج ملاقات میں سب کے سامنے میں نے جنہیں وزن کم کرنے سے **متعلق** سمجھایا کہیں ان کا دل نہ دکھ گیا ہو، اس لئے آپ میری طرف سے ان سے معافی مانگ لینا، پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مکتبۃ المدینہ سے نئی شائع ہونے والی ضخیم کتاب **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** (حصہ دُوُم) دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی انہیں تحفے میں دیدیجئے گا، ان کا دل خوش ہوگا، اس کتاب میں محبت بھرا جملہ بھی لکھا اور اس میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دستخط بھی تھے۔ رکن شوریٰ کا کہنا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کاش! جو فرمایا وہ تحریر ہوجاتا تو لوگوں کیلئے ترغیب کا سامان ہوتا۔ **خدا کی قسم!** ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ یوں لگا جیسے میرے ولی کامل مرشد **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے دل میں پیدا ہونیوالی خواہش کو جان لیا ہو، فوراً

آپ نے پیڈ پر معافی نامہ تحریر کر کے رقعہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں یہ بھی دے دیجئے گا۔

رقعہ میں تحریر تھا کہ ''معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ کے ساتھ وزن کم کرنے کے عنوان پر جو بات چیت ہوئی اس میں کہیں آپ کو برا نہ لگ گیا ہو، **معافی** کا مژدہ سنا دیجئے۔ دلجوئی کے لئے **تحفۃً کتاب** حاضر ہے۔'' **جزاک اللہ خیرا ۲۶ شَعبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۲ھ**

(معلم درجہ کو جب تمام شرکاء کے سامنے رقعہ سنا کر پیش کیا گیا تو عاجزی اور خوفِ خدا میں ڈوبی ہوئی تحریر پڑھ کر بے اختیار وہ رو پڑے۔ اس موقع پر وہاں موجود مدنی چینل کے کیمرہ مین کا کہنا تھا کہ بین الاقوامی سطح پر مشہور اتنی عظیم ہستی کا یوں عام اسلامی بھائی سے معافی مانگنا دیکھ کر میرا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو گیا، تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

۷۸۶
محمد .... عطاری بھائی
خدمت میں سلام
معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ
کے ساتھ آپ کے وزن کم کرنے کے
عنوان پر جو بات چیت ہوئی
اس میں کہیں آپ کو برا نہ لگ
گیا ہو۔ معافی کا مژدہ سنا
دیجئے۔ جزاک اللہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۴۳۲

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{25}عاجِزی و خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

۲۲رَبیع النور شریف ۱۴۳۱ھ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں کچھ ذمہ دارانِ جامعات المدینہ حاضر تھے،ایک مَدَنی اسلامی بھائی نے عرض کی کہ ہمارے حیدرآباد کے طلبہ اپنے اپنے کرائے پر باب المدینہ کے تربیتی اجتماع میں آئے ہیں۔اس پر **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تحسین کے کلمات ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ کا شہر قریب ہے کرایہ کم لگتا ہے، پنجاب والے بھی اپنے اپنے کرائے پر آئے ہیں ان معنوں میں وہ زیادہ لائقِ تحسین ہیں۔کچھ دیر بعد نمازِ عشاء کے لیے اسلامی بھائی روانہ ہوگئے۔

۲۴رَبیع النور شریف ۱۴۳۱ھ وقتِ سحری موجود اسلامی بھائیوں سے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ان مَدَنی اسلامی بھائی کا معلوم فرمایا کہ وہ کہاں ہیں؟ انہیں موجود نہ پاکر ایک لفافہ ذمہ دار اسلامی بھائی کے حوالے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رات جن مَدَنی اسلامی سے حیدرآباد کے طلبہ کے تعلق سے گفتگو ہوئی تھی انہیں پہنچادیجئے۔ جب ان مَدَنی اسلامی بھائی نے لفافہ کھولا تو اس میں موجود 100 روپے کا نوٹ اور عاجزی وخوفِ خدا میں ڈوبی تحریر پڑھ کر آب دیدہ ہوگئے،اس میں کچھ یوں تحریر تھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ، سگِ مدینہ **محمد الیاس عطار** قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے۔۔۔۔۔۔۔سَلَّمَہُ الْغَنِی کی خدمت میں گنبد خضرا کو چومتا ہوا سلام۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو دین و دنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے امین۔

۲۲ رَبیعُ النُّور ۱۴۳۱ھ بشمولِ شا کچھ ذمہ دارانِ **جامعات المدینہ** تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے **حیدر آباد** کے طلبہ اپنے اپنے کرائے پر باب المدینہ کے تربیتی اجتماع میں آئے ہیں، اس پر تحسین کے فوراً بعد میرے منہ سے نکلا کہ "آپ کا شہر قریب ہے **کرایہ کم** لگتا ہے، پنجاب والے بھی اپنے کرائے پر آئے ہیں"۔

اپنی سبقتِ لِسانی پر نادم ہوں، ڈرتا ہوں کہیں آپ کی دل شکنی نہ ہوگئی ہو، اگر یہ ایذا رِسانی تھی تو توبہ کرتا ہوں، آپ سے بھی **معافی** مانگتا ہوں، مجھے وہ جملہ نہ کہنا چاہیے تھا، برائے کرم مجھے **معاف** فرما دیجئے۔ جو اسلامی بھائی اُس وقت حاضر تھے ممکن ہو تو ان کو بھی میری توبہ پر مطلع فرما کر احسان بالائے احسان فرما دیجئے۔ چاہیں تو ان کو میری تحریر کا عکس بھی دے سکتے ہیں، مجھے **معافی** سے نواز کر مطلع فرما دیجئے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔

مدنی پھول: اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ: یعنی خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔

(حدیثِ پاک، فتاویٰ رضویہ) (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث :331، ج20، ص159)

100 روپے آپ کی نذر ہیں، چاہیں تو مٹھائی کھا کر غم غلط کر لیجئے۔

۲۴ ربیع النور شریف ۱۴۳۱ھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی خوفِ خدا سے لبریز تحریر کا عکس اگلے صفحے پر پیش کیا گیا ہے جسے پڑھ کر شاید کئی حسّاس عاشقانِ رسول کے آنسو پلکوں کی رکاوٹ توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں۔

یہ تحریر ہر مبلغ اور ذمہ دار و نگران بلکہ ہر مسلمان کیلئے مشعلِ راہ ہے۔کاش ہم بھی اس کی برکت سے اپنی زندگی میں ان احتیاطوں کو بروئے کار لا سکیں۔

(اس تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سگِ مدینہ محمد
الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب
سے میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے
کی خدمت میں گنبد خضرا کو
چومتا ہوا سلام۔ اللہ عزوجل آپ کو دین و
دنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔
۲۲ ربیع النور ۱۴۳۱ھ بشمول شب کچھ
ذمے داران جامعات المدینہ تشریف فرما
تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے حیدر آباد کے طلبہ
اپنے اپنے کرائے پر باب المدینہ کے تربیتی اجتماع
میں آتے ہیں اس پر تحسین کے فوراً بعد میرے منہ
سے نکلا کہ آپ کا شہر قریب ہے کرایہ کم
لگتا ہے، پنجاب والے بھی اپنے اپنے کرائے پر
آتے ہیں۔ اپنی سبقتِ لسانی پر نادم ہوں
ڈرتا ہوں کہیں آپ کی دل شکنی نہ (جاری....)

ہو گئی ہو، اگر یہ ایذا رسانی تھی تو توبہ
کرتا ہوں، آپ سے بھی مُعافی مانگتا ہوں،
مجھے وہ جملہ نہ کہنا چاہیے تھا، براہِ کرم
مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ جو اسلامی بھائی اُس وقت
حاضر تھے ان کو بھی میرے توبہ پر مطلع فرما کر
احسان بالائے احسان فرما دیجئے۔ چاہیں تو
ان کو میری تحریر کا عکس بھی دے سکتے ہیں
مجھے مُعافی سے نواز کر مطلع فرما دیجئے تو
کرم بالائے کرم ہو گا۔
مَدَنی پھول

اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ

یعنی خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔
معاذ اللہ آپ کی نذر ہیں
چاہیں تو صفحات ہٹا کر
نظم کا غلط کر لیجئے۔
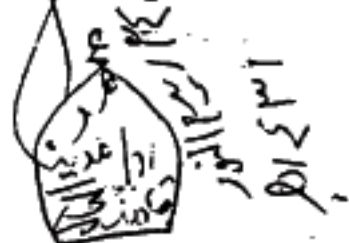
اللّٰہ عزوجل کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مریدین ومُتعلّقین کا اپنے پیرومرشِد اور امیر سے مُعافی مانگنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر ایک ایسی ہستی جو **مرجعِ خلائق** ہو اور کروڑوں مسلمان اس کے دامن سے وابستہ ہو کر اس کے مرید بن چکے ہوں، وہ اسطرح عاجزی اپناتے ہوئے اپنے چھوٹوں تک سے مُعافی مانگنے میں عار محسوس نہ کرے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه پر خُصوصی کرم ہے۔ آپ کا یہ انداز ہر مسلمان کے لئے **مشعلِ راہ** ہے۔

دورانِ بیان مُعافی طَلَب کرنا

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اکثر اجتماعات وغیرہ میں بھی عاجزی فرماتے ہوئے مُعافی مانگتے رہتے ہیں۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دعوتِ اسلامی کے **۱۴۲۰ھ** میں باب المدینہ (کراچی) میں سندھ سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے دوسروں سے مُعافی مانگنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اپنے متعلق کچھ اسطرح ارشاد فرمایا:

"**جس** کے ساتھ لوگ زیادہ مُنسلِک ہوتے ہیں اس سے بندوں کی حق تلفیوں کے صُدور کا اِمکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھ سے وابستگان کی تعداد بھی بہُت زیادہ ہے، نہ جانے کِتنوں کا مجھ سے دل دُکھ جاتا ہوگا۔ میں **ہاتھ جوڑ** کر عرض کرتا ہوں کہ میری ذات سے کسی کی جان مال یا آبرو کو نقصان پہنچا ہو تو مہربانی کر کے وہ **بدلہ** لے لے، یا مجھے **مُعاف** کردے اگر کسی کا مجھ پر قرض آتا ہو تو ضَرور **وُصول** کرلے، اگر وُصول نہیں کرنا چاہتا تو

مُعافی سے نواز دے۔

جو میرا قرض دار ہے میں اپنی ذاتی رقمیں اُس کو **مُعاف** کرتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میرے سبب سے کسی مسلمان کو **عذاب نہ کرنا**۔ جس نے میری دل آزاری کی یا دل آزاری کرے گا، مجھے مارا یا آئندہ مارے گا، میری جان لینے کی کوشش کی یا آئندہ کریگا حتیٰ کہ شہید کرڈالے گا، **میں نے ہر مسلمان کو اپنے اگلے پچھلے حُقوق مُعاف کیئے**۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو بھی مجھ عاجز ومسکین بندے کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف فرمادے اور میری وجہ سے کسی کو عذاب نہ دینا''۔

ایک بار دورانِ اجتماع ارشاد فرمایا: سب اسلامی بھائی جو اِس وقت سندھ کے تین ۳ روزہ اجتماع میں جمع ہیں یا **INTERNET** کے ذریعہ دنیا میں جہاں کہیں مجھے سُن رہے ہیں یا ہر وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن جو کیسیٹ کے ذریعہ مجھے (اپنی زندگی میں جب بھی) سن رہے ہیں یا میرا تحریری بیان پڑھ رہے ہیں **وہ توجُّہ فرمائیں** کہ اگر میں نے کبھی آپ کی حق تلفی کی ہو تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے **مُعاف** فرمادیں، بلکہ اِحسان پر اِحسان تو یہ ہوگا کہ آئندہ کیلئے بھی **مُعافی** سے نواز دیں۔ برائے کرم! دل کی گہرائی کے ساتھ ایک بار زَبان سے کہہ دیجئے، **''میں نے مُعاف کیا''** (ماخوذ از رسالہ ''ظلم کا انجام'' ص ۲۸،۲۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

اپنے حُقوق مُعاف اور دوسروں سے مُعافی

اسی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف "**غیبت کی تباہ کاریاں**" کے صفحہ نمبر 113 پر اپنے حُقوق مُعاف کرنے کے ساتھ ساتھ پُرسوز انداز میں عاجزی فرماتے ہوئے مُعافی طلب فرمائی ہے جس سے **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انکساری کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی مالی **حُقوق** مُعاف کئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر **حُقوق** پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کا مطبوعہ **16** صَفحات پر مشتمل رسالہ، "**مَدَنی وَصیّت نامہ**" صَفحہ **10** پر عزّت و آبرو اور جان کے مُتَعَلِّق ہے: **مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے** (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، **مجھے** ستانے والوں سے کوئی اِنتقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے **حُقوق** مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تو

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور **ہڑتالیں** نہ کی جائیں۔ اگر **ہڑتال** اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے نیز دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی **حق تلفیوں** کو کوئی بھی مفتیٔ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی **ہڑتال** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر اِنتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔

ضروری وضاحت: قتلِ مسلم میں شرعاً تین حقوق ہیں: (۱) حقُّ اللہ (۲) حقِّ مقتول (۳) حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا، **حقُّ اللہ** سے خلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، **حقِّ ورثاء** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو **قیامت** کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں

کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرمادیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حقُّ العبد جو تصوُّر کیا جاسکتا ہے فرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کردیا ہے وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مدنی التجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے:

"میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رضوی کو مُعاف کیا۔" [1]

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

---

[1] **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ انداز ہر مسلمان کیلئے باعثِ تقلید ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا ہر شخص اس رہنما تحریر کے ذریعے اپنے متعلقین، دوست احباب، عزیز و رشتہ داروں کی فہرست بنا کر ایک ایک سے معافی مانگنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

حُقُوق العِباد کے معاملہ میں خوفزدہ لوگ توجہ فرمائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان ایمان افروز واقعات وملفوظات کو پڑھ کر جن اسلامی بھائیوں کا حُقُوق العباد کی ادائیگی کا ذہن بنا ان کیلئے **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پُرحکمت **مَدَنی ارشادات** پیش خدمت ہیں،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جواسلامی بھائی حُقُوق العِباد کے معاملے میں خوفزدہ ہیں اوراب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی حق تلفی کی ہے اور کتنوں کا دل دُکھایا ہے، **اب ہم کس کس کو کہاں کہاں تلاش کریں؟**
تو عرض یہ ہے کہ جن جن کی دل آزاری وغیرہ کی ہے اگر اُن سے رابطہ ممکن ہے تو اُن کو **راضی** کرلیں اور اگر وہ فوت ہو گئے ہیں یا غائب ہیں یا یہ یاد ہی نہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں تو ہر نماز کے بعد اُن کیلئے **دعائے مغفرت** کریں۔ چاہیں تو ہر نماز کے بعد اِس طرح کہہ لیا کریں:

"یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی حق تلفی کی ہے اُن سب کی مغفِرت فرما۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے مایوس نہ ہوں، نیّت صاف منزل آسان۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی ندامت رنگ لائے گی اور میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے حُقُوق العباد کی مُعافی کے اسباب بھی کرمِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہو جائیں گے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غیبت کی تباہ کاریاں ص **296** پر ارشاد فرماتے ہیں:

جن جن خوش نصیبوں کا یہ ذِہن بن رہا ہو کہ ہمیں **غیبت** کے مُوذی مَرَض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز تر کر دینی ہیں وہ آپس میں طے کرلیں کہ ہم میں سے اگر معاذ اللہ کوئی **غیبت** شروع کر دے تو جو موجود ہو وہ اپنی قُوّت کے مطابق زبان سے ٹوک کر روک دے اور توبہ کرنے کا کہے نیز اوّل آخر **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب** کہہ کر دُرُود شریف پڑھانے کے ساتھ کہے:

"**تُوْبُوْا اِلَی اللہ** !(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف توبہ کرو) یہ سن کر **غیبت** کرنے والا کہے: **اَسْتَغْفِرُ اللہ** (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ جنہوں نے **غیبت** کرتے نہ سنا ہو ان سے احتیاط لازِمی ہے، آواز و انداز ایسے نہ ہوں کہ جن کو پتا نہ تھا ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ فُلاں نے معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **غیبت** کی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص296)

اس کے علاوہ **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مندرجہ ذیل پیش کردہ نسخہ بھی غیبت سے بچنے کے معاملے میں بے حد مفید ہے کہ" دو افراد، تیسرے کا اور تین ہوں تو چوتھے کا حتی الامکان **تذکرہ ہی نہ کریں**۔ اگر کرنا ہی ہو تو **فقط اچھائی بیان کریں**۔" مزید "غیبت کی تباہ کاریاں" کتاب صفحہ **248** سے "غیبت پر ابھارنے والی **16** چیزوں کا بیان" اور صفحہ **257** تا **282** سے "غیبت کے **10** تفصیلی علاج" پڑھنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط 7)